9

''تحریکِ جدید'' جس کا مقصد دنیا میں اسلام کی اشاعت کرنا ہے کوئی نئی تحریک نہیں ہے

یہ تحریک گزشتہ بائیس سال سے جاری ہے اور اگر دو ہزار سال تک بھی جاری رہے گی تو اس کا نام تحریکِ جدید ہی رہے گا

(فرمودہ 2 مارچ 1956ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''پچھلے جمعہ کا خطبہ تو میں نے مختصر ہی پڑھا تھا لیکن پھر بھی خطبہ کے بعد بہت زیادہ ضُعف ہو گیا۔ دماغ پر بھی کافی اثر معلوم ہوتا تھا اور اضطراب میں بھی زیادتی ہو گئی تھی اور پھر یہ تکلیف چلتی چلی گئی۔ جمعہ سے ہفتہ آیا، ہفتہ سے اتوار آیا اور اتوار سے پیر آیا لیکن اس تکلیف میں کمی واقع نہ ہوئی۔ پیر کے روز ہم لاہور گئے۔ وہاں جا کر شام کے وقت کسی قدر افاقہ ہونا شروع ہوا۔ میں نے وہاں ڈاکٹروں سے مشورہ لیا تو انہوں نے کہا بیماری کے بعد جتنا کام کرنے کی اجازت ہم نے آپ کو دی تھی اُس میں کمی کر دیں اور اچھی غذا کا استعمال کریں تا کہ جسم میں طاقت پیدا ہو۔ اگر جسم میں طاقت پیدا ہو گئی تو امید ہے کہ آپ جس قدر کام

پہلے کیا کرتے تھے اُتنا یا اُس کے قریب قریب یا اُس سے مشابہہ مقدار میں کام کرسکیں گے۔ پھر انہوں نے کہا دراصل ہم سے ہی غلطی سرزد ہوئی تھی کہ ہم نے آپ کو پوری مقدار میں کام کرنے کی اجازت دے دی اور یہ کہہ دیا اب آپ کی صحت اچھی ہے۔ لیکن تجربہ سے پتا لگا ہے کہ آپ کے جسم میں اتنی طاقت نہیں کہ آپ جتنا کام پہلے کرتے تھے اُتنا یا اس کے قریب کام کرسکیں۔ بہرحال اِس وقت ہمارا یہی مشورہ ہے کہ آپ کام کی مقدار میں فوراً کمی کر دیں۔ لیکن ڈاکٹروں کو کیا علم ہے کہ میں کس تکلیف میں مبتلا ہوں۔ اگر اخبار میں یہ خبر شائع ہو جاتی ہے کہ میری طبیعت خراب ہے تو دوست مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور گھبرا جاتے ہیں۔ اور اگر اخبار میں یہ خبر چھپ جائے کہ میری طبیعت اچھی ہے تو پچاس آدمی روزانہ ملاقات کے لیے آ جاتے ہیں اور اُس وقت تک دم نہیں لیتے جب تک کہ وہ مجھے بیمار نہ کر دیں۔ گویا میری مثال ایسی ہی بن جاتی ہے جیسے پہلی جنگِ عظیم کے وقت برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر لائڈ جارج نے کہا تھا کہ ہم جرمنی کو نارنگی کی طرح اِس طرح نچوڑیں گے کہ اس میں کوئی قطرہ باقی نہ رہے۔ بہرحال اِس دفعہ میں لاہور گیا تو ڈاکٹروں نے کہا دراصل غلطی ہم سے ہی ہوئی تھی کہ ہم نے آپ کو کام کرنے کی اجازت دیتے ہوئے آپ کی عمر کا اندازہ نہ لگایا۔ حالانکہ عمر کی ایک حد پر جا کر کام کی مقدار کو کم کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے آپ کو بھی اپنی عمر کا لحاظ رکھتے ہوئے کام کی مقدار کو کم کرنا پڑے گا۔ اِس عمر میں اگر آپ یا آپ کی جماعت یہ خیال کرے کہ آپ جوانی جیسا کام کرسکیں گے تو یہ درست نہیں۔ آپ کو اِس عمر میں کام کی مقدار بہرحال کم کرنی چاہیے اور پھر غذا کا بھی خاص لحاظ رکھنا چاہیے تا کہ جسم میں طاقت پیدا ہو۔

ڈاکٹر مشورہ تو دے دیتے ہیں کہ میں خوب کھاؤں تا کہ جسم میں طاقت پیدا ہو لیکن مشکل یہ ہے کہ مجھے بھوک ہی نہیں لگتی اور جب میں یہ کہتا ہوں کہ مجھے بھوک نہیں لگتی تو ڈاکٹر کہتے ہیں کہ میں خوب چلوں پھروں تا کہ بھوک لگے۔ لیکن میں زیادہ چلوں پھروں تو میری ٹانگیں تھک جاتی ہیں۔ پس میری عجیب حالت ہے کہ اگر آرام کروں تو بھوک نہیں لگتی اور اگر چلوں پھروں تو ٹانگیں تھک جاتی ہیں۔ بہرحال ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ مجھے طبیعت پر جبر کرنا چاہیے اور طبیعت چاہے یا نہ چاہے مجھے خوب کھانا پینا چاہیے تا جسم میں طاقت پیدا ہو

اور موجودہ اعصابی کمزوری دور ہو۔

اس کے بعد میں اختصار کے ساتھ دوستوں کو ایک واقعہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو مجھے لاہور میں پیش آیا۔ میں ایک دوست کو ملنے کے لیے اُس کے مکان پر گیا تو اتفاقاً وہاں حکومت مغربی پاکستان کے ایک ذمہ دار افسر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ میرے پرانے واقف تھے۔ اس لیے جب میں وہاں گیا تو وہ کھڑے ہو گئے اور بڑی محبت سے ملے۔ اس کے بعد بیٹھے تو انہوں نے اپنی گفتگو کے دوران میں بتایا کہ میں چند دن ہوئے حکومت مغربی پاکستان کے ایک دوسرے ذمہ دار افسر کو ملنے کے لیے گیا تھا۔ انہوں نے باتوں باتوں میں اِس بات کا ذکر کیا کہ میرزائی بھی آرام سے نہیں بیٹھتے۔ وہ روزانہ نئی نئی باتیں نکالتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں کو اشتعال آ جاتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اب میرزائیوں نے ایک نئی تحریک شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے دوسرے مسلمان چڑتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ یہ کیا بات ہے؟ میں نے انہیں بتایا کہ ہم نے کوئی نئی تحریک شروع نہیں کی۔ ہاں 1934ء میں ایک تحریک جاری کی گئی تھی جس پر بائیس سال گزر چکے ہیں اور چونکہ اس کا نام تحریکِ جدید ہے اس لیے مخالفوں کو موقع مل گیا ہے کہ وہ بالا افسروں سے کہیں کہ ہم نے اب ایک نئی تحریک شروع کر دی ہے۔ اِس پر وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے 1934ء والی تحریک کا تو مجھے بھی علم ہے۔ میں بھی اُسی سال مذہبی جوش میں احرار کے جلسہ میں شمولیت کے لیے قادیان گیا تھا اور مجھے یاد ہے کہ آپ نے اُن دنوں ایک نئی تحریک جاری کی تھی۔ پھر میں نے انہیں بتایا کہ اول تو جیسا کہ آپ جانتے ہی ہیں یہ تحریک نئی نہیں بلکہ 1934ء سے جاری ہے اور اس پر بائیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ دوسرے اگر یہ تحریک نئی بھی ہو تب بھی مسلمانوں کے لیے اس پر چڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس تحریک کا مقصد یورپ اور امریکہ میں تبلیغِ اسلام کرنا ہے۔ اور اگر یورپ اور امریکہ میں اسلام کی تبلیغ کی جائے تو اِس میں پاکستانی مسلمانوں کو چڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ اِس پر انہوں نے بتایا کہ وہ کئی دفعہ حکومت کی طرف سے غیر ممالک کے دورہ پر گئے ہیں اور وہاں انہوں نے ہمارے مبلغوں کو دیکھا ہے اور ان کا تأثر یہ ہے کہ وہ بہت عمدہ کام کر رہے ہیں۔ بہرحال میں نے انہیں بتایا کہ ہم نے کوئی

نئی تحریک جاری نہیں کی بلکہ یہ تحریک 1934ء سے جاری ہے اور پھر آپ خود بھی بتا رہے ہیں کہ جب یہ تحریک جاری کی گئی تھی تو آپ احراریوں کے جلسہ میں شمولیت کے لیے قادیان گئے تھے اور آپ کو علم ہے کہ اُس وقت یہ تحریک جاری کی گئی تھی۔ پھر اس تحریک کا مقصد امریکہ اور یورپ میں اسلام کی اشاعت ہے اور آپ نے اپنے سرکاری دوروں میں بھی دیکھا ہے کہ ہمارے مبلغ باہر کام کر رہے ہیں۔ اور اگر امریکہ اور یورپ کے لوگوں کو کلمہ پڑھایا جائے تو اس میں دوسرے مسلمانوں کو غصہ دلانے والی کونسی بات ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ دراصل بات یہ ہے کہ پہلے جماعت کے دوست صرف اپنے ملک میں اسلام کی اشاعت کے لیے چندہ دیتے تھے یا لنگرخانہ، سکول اور جماعت کے دوسرے اداروں کے لیے چندہ دیتے تھے۔ 1934ء میں جماعت سے ایک نیا چندہ طلب کیا گیا تا کہ اس کے ذریعہ دوسرے ممالک میں بھی اسلام کی اشاعت کی جائے۔ اور چونکہ یہ چندہ پہلے چندہ کے علاوہ تھا اور نیا تھا اس لیے اس کا نام تحریک جدید رکھ دیا گیا۔

اب آپ دیکھ لیجیے کہ صرف تحریک جدید نام کی وجہ سے یہ کہنا کہ ہم نے کوئی نئی تحریک جاری کی ہے اور یورپ اور امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے کام کے متعلق یہ کہنا کہ ہم نے اسے دوسرے مسلمانوں کو چڑانے کے لیے شروع کیا ہے کتنا بڑا ظلم ہے۔ اگر وہ احمدی ہوتے تو دوسرے ذمہ دار افسر کو یہ جواب دے سکتے تھے لیکن جیسا کہ میں بتا چکا ہوں وہ احمدی نہیں ہیں بلکہ بعض امور میں انہیں ہم سے سخت اختلاف ہے۔ لیکن وہ ایک شریف انسان ہیں اور ہر بات کو صحیح نقطہ نگاہ سے دیکھنے کے عادی ہیں اور انہیں مجھ سے تعلق بھی ہے۔ ان کے سامنے جب دوسرے ذمہ دار افسر نے یہ بیان کیا کہ احمدیوں نے ایک نئی تحریک جاری کر دی ہے تو انہیں بھی غلطی لگ گئی لیکن چونکہ انہیں خیال تھا کہ ممکن ہے ان افسر صاحب کو غلطی لگ گئی ہو انہوں نے ملاقات کے موقع پر اِس بات کا مجھ سے بھی ذکر کر دیا اور میں نے انہیں بتا دیا کہ یہ بات غلط ہے۔

بہرحال ہمارے مخالفوں نے تحریک جدید کے نام سے فائدہ اُٹھا کر بالا افسروں کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے اور ان میں سے بعض کو اس نام سے غلطی لگ گئی ہے اور پھر یہ غلطی

اس طرح پھیلتی چلی جاتی ہے کہ ہمارے ایک دوست نے تحریک جدید کے چندہ کی لسٹ بھیجی تو معلوم ہوا کہ اُن کا وہ لفافہ ضبط ہو گیا ہے اور سی۔آئی۔ڈی کے پاس پہنچا دیا گیا ہے۔ سی۔آئی۔ڈی کا ایک افسر اُن کے پاس آیا اور اُس نے دریافت کیا کہ یہ کیا تحریک ہے؟ اُس کا مقصد کیا ہے اور پھر یہ روپیہ کہاں سے آئے گا؟ وہ دوست کہتے ہیں کہ اس افسر کے سوالات سے مجھے محسوس ہوا کہ انہیں میری ارسال کردہ لسٹ سے شبہ ہوا ہے کہ کوئی نئی تحریک جاری کی گئی ہے جو ممکن ہے حکومت اور ملک کے مفاد کے لیے مُضر ہو۔ چنانچہ میں نے اسے تحریک جدید کے متعلق پوری معلومات مہیا کیں جن کی وجہ سے اسے تسلی ہو گئی اور وہ واپس چلا گیا۔ وہ لسٹ چونکہ دفتر میں پہنچ گئی ہے اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ سی۔آئی۔ڈی نے اسے ضبط نہیں کیا بلکہ آگے روانہ کر دیا ہے۔ ہاں! شبہ کو دور کرنے کے لیے اُس کا ایک افسر لسٹ بھیجنے والے دوست کے پاس گیا اور اُس سے متعدد سوالات کیے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سی۔آئی۔ڈی کو یہ شبہ پیدا ہوا کہ کوئی ذمہ دار افسر اپنے ماتحتوں سے جبری چندہ لے رہا ہے۔ ورنہ پولیس اس غلطی کا ارتکاب نہیں کر سکتی کہ کسی جماعت کے ممبر جماعتی کاموں کے لیے چندہ دیں اور وہ ان کی نگرانی کرنے لگ جائے۔

بہرحال جیسا کہ میں نے بتایا ہے تحریک جدید کے نام کی وجہ سے بالا افسروں کو دھوکا میں ڈالا جا رہا ہے حالانکہ یہ تحریک بائیس سال سے جاری ہے اور اگر دو ہزار سال تک بھی یہ تحریک جاری رہے تب بھی اِس کا نام تحریک جدید ہی رہے گا۔ افسروں کو محض دھوکا دیا جا رہا ہے کہ ہم دوسرے مسلمانوں کو چڑانے کے لیے نئی نئی باتیں نکالتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا خیال نہیں کیا کہ یہ تحریک صرف نام کی وجہ سے نئی ہے ورنہ اَور کوئی بات نہیں۔ اِس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ہمارے ملک میں ایک گاؤں کو آباد ہوئے بعض دفعہ سینکڑوں سال کا عرصہ گزر چکا ہوتا ہے لیکن اُس کا نام ''نواں پنڈ'' ہی ہوتا ہے۔ اب ''نواں پنڈ'' ہونے کی وجہ سے کوئی شخص یہ شکایت نہیں کرتا کہ حکومت کی زمین پر فلاں شخص نے ایک نیا گاؤں آباد کر لیا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سکھوں اور مغلوں کے عہدِ حکومت میں بھی اس کا 'نام'' نواں پنڈ'' ہی تھا۔ انگریز آئے تب بھی اُس کا نام ''نواں پنڈ'' ہی تھا پاکستان بنا تب بھی اس کا نام

''نواں پنڈ'' ہی تھا۔ اور اگر پاکستان ہزار سال تک بھی چلا جائے تب بھی اس کا نام ''نواں پنڈ'' ہی رہے گا۔ قادیان کے پاس بھی ایک گاؤں ''نواں پنڈ'' تھا۔ وہ گاؤں ہمارے دادا نے بسایا تھا اور اس پر اسّی نوّے سال کا عرصہ گزر چکا تھا لیکن ابھی تک اس کا نام ''نواں پنڈ'' ہی ہے۔ پھر لاہور کے ضلع میں بھی ایک گاؤں ''نواں پنڈ'' ہے۔ اگر محض ''نواں'' نام ہونے کی وجہ سے کوئی شخص یہ شکایت کرے کہ کسی نے سرکاری زمین پر نیا گاؤں آباد کر لیا ہے تو اس سے زیادہ احمق اَور کون ہوگا۔

ہمارے ہاں ایک بچہ تھا جس کی والدہ فوت ہو چکی تھی۔ اُس نے غور کرنے کے بعد سمجھا کہ گھر کی آبادی کے لیے ضروری ہے کہ میرا والد دوسرا نکاح کرے۔ مگر اسے یہ بھی نظر آتا تھا کہ لوگ اُس کے والد کی عمر بڑی بتلاتے ہیں۔ اُس نے دوسروں سے کہیں ''نوجوان'' کا لفظ سنا ہوا تھا مگر غلطی سے وہ اصل لفظ صرف ''جوان'' سمجھتا تھا ''نو'' کو 9 کا ہندسہ قرار دیتا تھا۔ ایک دن کہنے لگا لوگ کہتے ہیں کہ میرے باپ کی عمر بڑی ہے حالانکہ وہ ابھی آٹھ جوان ہے۔ جس طرح اُسے ''نو'' کے لفظ سے غلطی لگ گئی اور اُس نے اسے 9 کا ہندسہ قرار دے دیا تھا اِسی طرح ''جدید'' کے لفظ سے ہمارے مخالف بھی اس تحریک کو کوئی نئی تحریک سمجھنے لگ گئے ہیں۔

عربی میں بھی ایک لطیفہ مشہور ہے کہ ایک بادشاہ دورہ کرتے ہوئے ایک گاؤں کے پاس سے گزرا۔ اُس نے پوچھا کہ اس گاؤں کا کیا نام ہے؟ اسے بتایا گیا کہ اس کا نام ''قُم'' ہے اور عربی زبان میں ''قُم'' کے معنے ہوتے ہیں ''کھڑا ہو جا''۔ اُسے یہ نام بہت پسند آیا۔ اُس نے فوراً ایک کاغذ پر یہ حکم لکھ کر شہر کے قاضی کو بھیج دیا کہ **یَا قَاضِیَ الْقُمْ! عَزَلْتُکَ فَقُمْ** یعنی اے **قُمْ** کے قاضی! تُو کھڑا ہو جا اور یہاں سے نکل جا۔ میں نے تجھے معزول کر دیا ہے۔ جب اُس کی معزولی کی خبر لوگوں میں مشہور ہوئی تو اُس کے دوست اُس کے پاس آئے اور انہوں نے دریافت کیا کہ یہ حکم کس قصور کی بناء پر نافذ ہوا ہے؟ اُس نے کہا کہ میرا قصور تو کوئی نہیں۔ صرف اِتنی بات ہے کہ بادشاہ کو یہ قافیہ پسند آ گیا ہے اور اُس نے یہ حکم لکھ کر مجھے بھیج دیا ہے۔

تو بعض نام بھی اپنے اندر ایک عجوبہ رکھنے والے ہوتے ہیں۔یہی حال تحریک جدید کا ہے۔ اگر اِس پر دو ہزار سال بھی گزر جائیں تب بھی اِس کا نام تحریک جدید ہی رہے گا حالانکہ یہ پرانی چیز ہو گی۔ پس اِس نام سے دوسرے مسلمانوں کو چڑنے کی ضرورت نہیں اور پھر جیسا کہ میں بتا چکا ہوں اس کا مقصد یورپ اور امریکہ میں اسلام کی اشاعت کرنا ہے۔ اگر یورپ اور امریکہ کے لوگوں کو کلمہ پڑھایا جائے تو اِس میں مسلمانوں کے لیے گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں ہوسکتی۔

بہرحال جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کریں اور ساتھ ہی دعاؤں سے بھی کام لیں کیونکہ ہمیں کیا پتا ہے کہ دوسروں کے دلوں میں کیا زہر بھرا ہوا ہے اور انہیں کیا کچھ دھوکا دیا گیا ہے۔ مثلاً اِسی واقعہ کو ہی لے لو اور اِس کا مجھے اتفاقاً پتا لگ گیا اور پتا بھی ایک ایسے شخص سے لگا جو جماعت کا ممبر نہیں۔ ہاں! وہ منصف مزاج ہے اور ہر بات کو صحیح نقطہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر میں وہاں نہ جاتا اور وہ افسر مجھے نہ ملتے تو اِس بات کا مجھے علم نہ ہوتا۔ پس جو زہر دوسروں کے دلوں میں بھرا ہوا ہے اُس کا علاج سوائے خدا تعالیٰ کے اَور کوئی نہیں کرسکتا۔ اِس لیے آپ لوگ دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کے راستہ سے ہر قسم کی روکوں کو دور کرے اور وہ آپ کو اِس طرح کام کرنے کی توفیق دے کہ آپ کسی کا دل دُکھانے کا موجب نہ بنیں بلکہ لوگوں کی دلجوئی اور دنیا میں امن قائم کرنے کا موجب بنیں اور یہ بات خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے آپ کے اختیار میں نہیں کیونکہ وہی دلوں کے بھید جانتا ہے اور اگر وہ چاہے تو سب کچھ کرسکتا ہے"۔ (الفضل 15 مارچ 1956ء)